بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیتِ سجدہ سننے کی نیت نہ ہو مگر سن لے تو سجدہ تلاوت کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید اور بکر دونوں قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں، اب دورانِ تلاوت زید آیتِ سجدہ تلاوت کرتا ہے تو اس کی آواز بکر کے کانوں تک بھی پہنچتی ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں بکر پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہوگا؟ کیونکہ بکر تو اپنی تلاوت میں مصروف ہے، اس کا ارادہ تو آیتِ سجدہ سننے کا نہیں ہے؟

جواب

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں بکر پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، کیونکہ آیتِ سجدہ سننے میں یہ شرط نہیں کہ سامع نے بالقصد اُس آیتِ سجدہ کو سنا ہو بلکہ بلاقصد آیتِ سجدہ سننے سے بھی سجدہ تلاوت واجب ہوجاتا ہے۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ ضمناً یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگر چند افراد مل کر تلاوت کر رہے ہوں تو اُنہیں آہستہ تلاوت کرنے کا حکم ہے، کیونکہ جب بلند آواز سے تلاوت کی جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہوجاتا ہے جبکہ وہ حاضرین سننے کی غرض سے جمع ہوں، ورنہ ایک کا سننا بھی کافی ہے۔ جب اجتماعی طور پر تلاوت کی صورت میں ہر شخص اپنی تلاوت میں مصروف ہوگا تو اُس تلاوت کو نہ سننے کا گناہ بلند آواز سے تلاوت کرنے والے پر ہوگا۔ البتہ سبق یاد کرنے کی غرض سے طلباء کو بلند آواز سے سبق کی دہرائی کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔

بلاقصد آیتِ سجدہ سننے سے بھی سجدہ تلاوت واجب ہوگا۔ جیسا کہ فتاوٰی ہندیہ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے:

”والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد، كذا في الهداية۔“

یعنی بیان کردہ ان تمام مواقع پر آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، خواہ سامع نے اُس آیتِ سجدہ کو سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، جیسا کہ ہدایہ میں مذکور ہے۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 132، مطبوعہ پشاور)

ہدایہ میں ہے:

”(والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد) لقوله عليه الصلاة والسلام "السجدة على من سمعها وعلى من تلاها" وهي كلمة إيجاب وهو غير مقيد بالقصد۔“

یعنی بیان کردہ ان تمام مواقع پر آیتِ سجدہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا، خواہ سامع نے اُس آیتِ سجدہ کو سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے کہ سجدہ تلاوت اُس پر واجب ہے کہ جس نے اُس آیت کو سنا اور جس نے اُس آیت کی تلاوت کی۔ یہاں حدیث میں لفظ "علی" ایجاب کا کلمہ ہے اور اسے ارادے سے مقید نہیں کیا گیا۔ (الھدایۃ فی شرح بدایۃ المبتدی، باب سجود التلاوۃ، ج 01، ص 78، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(غیر مقید بالقصد) کے تحت بنایہ شرح الھدایہ میں ہے :

"یعني أن الإیجاب مطلق عن قید القصد یجب علی کل سامع سواء کان قاصدا للسماع أو لم یکن۔"

یعنی یہاں ایجاب کو ارادے کی قید کے بغیر مطلق بیان کیا گیا ہے، لہذا آیتِ سجدہ سننے والے ہر سامع پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا خواہ اُس نے آیتِ سجدہ کو سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ج 02، ص 661، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے : "آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے، سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو، بلاقصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔" (بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 04، ص 728، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر چند افراد تلاوت کر رہے ہوں، تو آہستہ تلاوت کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے : "جب بلند آواز سے قرآن پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع بغرض سُننے کے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اوروں اپنے کام میں ہوں۔ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو۔" (بہارِ شریعت، ج 01، حصہ 03، ص 552، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13755

تاریخ اجراء : 23 رمضان المبارک 1446ھ/24 مارچ 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net